اسلام میں اخلاق حسنہ کی فضیلت واہمیت

06/11/2016 عبدالباری شفیق

ہر طرح کی تعریف وتوصیف کبریائی وبڑائی اور بزرگی وبرتری اس اللہ وحدہ لاشریک خالق کائنات مالک ارض وسماء کے لئے ہے جو ہم سب کا خالق ومالک اور مربی وپالنہار ہے جس نے ہم تمام بنی نوع انسان کو دنیا کی تمام مخلوقات میں اشرف ومعزز بنایا اور اشرف المخلوقات کے لقب سے سرفراز فرمایا، اور اپنی ہر قسم کی نعمتوں سے مالامال کیا، نیز ہمیں اس دار فانی کے اندر اچھی اور بہترین زندگی گذارنے کا طریقہ اور گر سکھلایا۔ اور ہمارے مابین اپنے نبیوں اور رسولوں کو بھیج کر انہیں صحیفوں اور کتابوں سے نوازا۔ جس کے اندر ہمارے رشد وہدایت کا سامان مہیا فرمایا، اور خاص طور سے دوجہاں کے سردار خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمت عالم ﷺ کو ہمارے درمیان بھیج کر کے ہمارے اوپر مزید احسان کیا ہے۔ جن کے ذریعہ سے ہمیں دین کی تعلیمات ملیں اور اچھے برے کی تمیز ہوئی۔ جن کے اخلاق حسنہ اور اوصاف حمیدہ کے ذریعہ سے ہم امت محمدیہ اور غرضیکہ دنیا کے تمام لوگ مستفید ہوتے ہیں، اور آپ کی تعلیمات حسنہ پر خلوص وللہیت سے عمل پیرا ہو کر اپنی دنیاوی زندگی کو راہ راست پر گامزن کرتے اور اخروی زندگی کے لئے زاد راہ اکٹھا کرتے ہیں۔

آپ کی بلند پایہ تعلیمات اور اخلاق حسنہ ہی کا نتیجہ اور ثمرہ تھا کہ بڑے بڑے ظالم وجابر اور سنگدل انسان مذہب اسلام کو قبول کرنے پر مجبور اور دیکھتے ہی دیکھتے اسلام کی صاف شفاف تعلیمات کے ذریعہ سے اپنے قلوب واذہان کو منور کر لیا، اور مشرف بہ اسلام ہو گئے، اس لئے کہ اللہ رب العالمین نے اپنے حبیب کو شریں کلام، فصاحت وبلاغت اور جوامع الکلم سے نوازا تھا اور ایسے بلند وبالا اخلاق پر فائز کیا تھا کہ دوست تو کیا دشمن بھی آپ کی تعریف وتوصیف بیان کرنے پر مجبور ہو جایا کرتے تھے، اور کیوں نہ ہو جب کہ اللہ رب العالمین اپنے حبیب کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق حسنہ کے متعلق اپنے مقدس و آخری کتاب میں ارشاد فرماتا ہے کہ " وانک لعلی خلق عظیم " (القلم: 4) ترجمہ:۔ اے نبی ﷺ یقیناً آپ اخلاق کے اعلی قدروں پر فائز ہیں۔ اور ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ نے اپنی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ " انی بعثت لاتمم مکارم الاخلاق " (صحیح الجامع الصغیر: 2833) یعنی مجھے مکارم (اعلی) اخلاق کی تکمیل کے لئے ہی مبعوث کیا گیا ہے۔ اور نبی کریم ﷺ نے اچھے اور عمدہ اخلاق والے شخص کو مومن قرار دیا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ " اکمل المومن ایمانا احسنھم خلقا " (ابوداؤد: 4682، ترمذی: 1162) یعنی اہل ایمان میں سے سب سے کامل ایمان والا وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ اور دوسری جگہ نبی کریم ﷺ نے حسن خلق والے اشخاص کو روزہ دار اور تہجد گذار سے افضل قرار دیا ہے جیسا کہ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "ان المومن لیدرک بحسن خلقہ درجۃ الصائم القائم " (ابوداؤد: 4798) ترجمہ: بیشک ایک مومن اپنے عمدہ اخلاق کی بدولت روزہ دار اور تہجد گذار کا درجہ پالیتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت ساری حدیثیں ہیں جو اخلاق حسنہ کی اہمیت وفضیلت کو اجاگر کرتی ہیں اور ہمیں یہ تعلیم دیتی ہیں کہ ہم بھی اپنے اخلاق کو سدھاریں اور اپنے اعزہ واقرباء، دوست واحباب، چھوٹے

بڑے غرضیکہ ہر ایک کے ساتھ اچھے اور عمدہ اخلاق سے پیش آئیں اور جب بھی کسی سے ملاقات کریں تو سلام کرنے میں پہل کریں اور خوش اخلاقی سے ملیں اس لیے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے ساتھی سے خوشی اور ہنس کر ملنا بہترین صدقہ ہے اور اسی حسن خلق کی اہمیت وفضیلت کے پیش نظر نبی کریم ﷺ نے اخلاق حسنہ کو نیکی اور بھلائی کا درجہ دیا ہے جیسا کہ حضرت نواس بن سمعانؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ”البر حسن الخلق“ (مسلم: 2553) یعنی نیکی عمدہ اخلاق کا نام ہے۔ اسی لئے جس کے اخلاق اچھے اور بہتر ہوتے ہیں ان کو لوگ پسند کرتے اور ان کی عزت کرتے، ان سے قربت اختیار کرتے ہیں اور ان سے بحث ومباحثہ کرتے اور ان کی باتوں کو بغور سماعت فرماتے ہیں اور اس پر عمل بھی کرتے ہیں، لیکن جو لوگ بد اخلاق، بد تمیز، پھوہڑ، لفاظ، گالی گلوچ دینے والے اور غیبت وچغلخوری کرنے والے ہوتے ہیں تو ایسے افراد سے لوگ گفت وشنید اور بحث ومباحثہ کرنے سے بھاگتے اور دور رہنا ہی پسند کرتے ہیں اور ان سے کنارہ کشی ہی میں اپنی بھلائی اور عافیت سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگ دنیا ہی میں ذلیل ورسواء رہتے ہیں اور اپنی زبان درازی ولفاظی کے ذریعہ سے آخرت میں بھی ذلیل ورسواء اور اللہ رب العالمین کے تیار کردہ عذاب عظیم کے مستحق اور حقدار ہوں گے۔ اسی لئے نبی کریم ﷺ نے ہم تمام مسلمانوں کے لئے اخلاق حسنہ وقبیحہ کے فضائل ومناقب کو اچھی طرح واضح کر دیا ہے اور اسکا عملی نمونہ پیش کر کے دکھا بھی دیا ہے، چنانچہ نبی کریم ﷺ کے اخلاق حسنہ کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہنے کہ ”لم یکن رسول اللہ ﷺ فاحشا ولا متفحشا، انہ کان یقول: ان خیارکم احسنکم اخلاقا“ (بخاری: 6035، مسلم: 2321) ترجمہ:۔ بیہودہ گوئی رسول اکرم ﷺ کی نہ عادت تھی اور نہ ہی آپ اس کی کوشش کرتے تھے اور آپ فرمایا کرتے تھے، تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو سب سے اچھے اخلاق والا ہو۔ اور اسی طرح ام المومنین حضرت ام صفیہ بنت حییؓ آپ ﷺ کے اخلاق حسنہ کے بارے میں بیان کرتی ہیں کہ ”مارائت احدا احسن خلقا من رسول اللہ ﷺ “ یعنی میں نے رسول اکرم ﷺ سے زیادہ اچھے اخلاق والا کسی کو نہیں دیکھا“ (فتح الباری: 6۔575) اور دوسری جگہ اللہ کے رسول ﷺ نے سب سے اچھا شخص (مومن) اسکو کہا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ” اکمل المومنین ایمانا احسنھم خلقا، وخیارکم خیارکم لنسائھم “ (ترمذی: حسن، صحیح) ترجمہ :۔ سب سے زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہیں اور تم میں سے سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو تم میں اپنی عورتوں کے حق میں سب سے بہتر ہیں۔ اور اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے اخلاق کے بارے میں فرمایا کہ ” بعثت لاتمم مکارم الخلاق “ یعنی میں اعلی اخلاق کے لئے پیدا ہی کیا گیا ہوں اور اسی طرح کسی صحابیؓ رسول نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے نبی کریم ﷺ کے اخلاق کریمہ کے بارے میں پوچھا تو حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ کیا تم قرآن کی تلاوت نہیں کرتے ”کان خلقہ القرآن“ پورا قرآن تو آپ کا اخلاق تھا۔ (مسند احمد)۔ اس طرح معلوم ہوا کہ نبی محترم ﷺ قرآن کی عملی تصویر تھے اور آپ کی پوری زندگی قرآن کے بتائے ہوئے احکامات پر ہی گزری۔ اور اسی طرح آپ کے بلند وبالا اخلاق کے بارے میں خادم رسول حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ”لم یکن رسول اللہ ﷺ سبابا، ولا فحاشا، ولا لعانا، کان یقول لاحدنا عند المعتبۃ: مالہ ترب جبینہ “ (البخاری: 6031) ترجمہ:۔ نبی کریم ﷺ نہ کسی کو برا بھلا کہتے تھے، نہ ہی بیہودہ گفتگو کرتے اور نہ لعنت بھیجتے تھے۔ اور آپ ہم میں سے کسی کو ڈانٹنا چاہتے تو زیادہ سے زیادہ یہی فرماتے کہ اسے کیا ہو گیا ہے اسکی پیشانی خاک آلود ہو۔ اسی طرح حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول

اکرم ﷺ لوگوں میں سب سے اچھے اخلاق کے حامل تھے، آپ نے ایک دن مجھے کسی کام سے بھیجا تو میں نے زبان سے کہا کہ میں نہیں جاؤں گا لیکن میرے دل میں یہ تھا کہ میں نبی کریم ﷺ کے حکم کے مطابق جاؤں گا۔ چنانچہ میں روانہ ہو گیا اور جب میں کچھ بچوں کے پاس سے گذرا جو بازار میں کھیل رہے تھے (تو میں بھی ان کے ساتھ کھیلنے لگا) اچانک نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور میرے پیچھے سے میری گردن کو پکڑ لیا، میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا" یا انیس، اذھب حیث امرتک ؟" اے پیارے انس! تم وہاں گئے تھے جہاں میں نے تمھیں جانے کا حکم دیا تھا؟ میں نے کہا جی ہاں! اے اللہ کے رسول میں ابھی جا رہا ہوں۔ (مسلم: کتاب الفضائل، باب کان رسول اللہ ﷺ احسن الناس خلقا)

مذکورہ تمام حدیثوں میں اخلاق حسنہ کی اہمیت وفضیلت کو واضح کیا گیا ہے، اس کے علاوہ اور بہت ساری حدیثیں وقرآنی آیات ہیں جو اخلاق حسنہ کی اہمیت کو واضح کرتی ہیں، لیکن آج کے اس مادہ پرستی وپرآشوب اور ترقی یافتہ دور میں لوگ نیک اور اچھا اس شخص کو سمجھتے ہیں جو زہد وتقویٰ اور عبادت وریاضت میں ممتاز ہو، نفلی روزوں ونمازوں کا خاص طور سے اہتمام کرتا ہو، لیکن اگر آپ حدیثوں کا تتبع کریں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ سب سے زیادہ اچھا آدمی وہ ہے جو باخلاق اور ملنسار ہو اور اسکے اخلاق اچھے ہوں، اور وہ لوگوں سے پیار ومحبت اور خوش اخلاقی سے ملتا ہو اور اپنے اعزہ واقرباء اور دوست واحباب اور رشتے داروں کے حقوق کو اچھی طرح ادا کرتا ہو، اور ہر معاملے وپریشانی کو خوش اسلوبی سے نمٹاتا ہو اور لوگوں سے خندہ پیشانی سے ملتا اور نرم خوئی کا مظاہرہ کرتا ہو، اور کسی کی غیبت وبرائی اور چغلخوری نہ کرتا ہو، اور سب وشتم، گالی گلوچ اور الزام وبہتان تراشی وغیرہ سے اپنے دامن کو پاک وصاف رکھتا ہو اور ظلم وزیادتی، دھوکہ دھڑی اور مکر وفریب کا ارتکاب نہ کرتا ہو، ایسے ہی لوگ اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک محبوب وپسندیدہ ہیں اور اللہ رب العالمین ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا ہے جن کے اخلاق اچھے نہ ہوں جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ " احب عباد اللہ الی اللہ احسنھم خلقا" ترجمہ:۔ اللہ کے بندوں میں سے اللہ کو سب سے زیادہ محبوب وپسندیدہ وہ لوگ ہیں جو ان میں سب سے زیادہ باخلاق ہوں۔ اور اسی طرح بداخلاق وبرے لوگوں کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ "ما من اثقل فی میزان المومن یوم القیامۃ من حسن الخلق وان اللہ یبغض الفاحش البذی" (ترمذی) ترجمہ:۔ قیامت والے دن مومن بندے کی میزان میں حسن اخلاق سے زیادہ بھاری چیز کوئی نہیں ہوگی اور یقینا اللہ تعالی بدزبان اور بے ہودہ گوئی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ہے۔ اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا کہ "ما من یوضع فی المیزان اثقل من حسن الخلق" (ابوداؤد: 4799، ترمذی: 2003) ترجمہ:۔ بندے کی میزان میں حسن اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی عمل نہ ہوگا۔

مذکورہ تمام قرآنی آیات واحادیث نبویہ کے ذریعہ سے ہمیں معلوم ہوا کہ لوگوں میں سب سے بہترین اور اچھا وہ شخص ہے جسکے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور سب سے بڑا اور ناپسندیدہ وہ شخص ہے جسکے اخلاق اچھے نہ ہوں۔ اس لئے ہم تمام مسلمانوں کو اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ ملنا اور ان سے اچھا برتائو کرنا چاہئے، اور دوسروں کو بھی اچھے اخلاق سے پیش آنے کی تلقین کرنا چاہئے، یقینا اگر ہم اپنے اندر اخلاق حسنہ پیدا کرلیں اور ہم اپنے زبان وشرمگاہ کی حفاظت کرلیں تو یقینا اللہ رب العالمین ہمیں جنت میں داخل کردیگا، اسلئے کہ اللہ کے حبیب دوجہاں کے سردار خاتم النبین جناب محمد مصطفی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ "جو شخص ہمیں اپنے زبان وشرمگاہ کی ضمانت دیدے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

اس کے علاوہ ہمارے یہاں (معاشرے وسماج) میں ایک مثل مشہور ومعروف ہے کہ زبان ہی آدمی کو پان کھلاتی ہے اور زبان ہی آدمی کو جوتا اور چپل کھلاتی ہے، اور اسی زبان کی وجہ سے انسان معاشرے میں اچھا مقام ومرتبہ پاتا ہے اور اسی زبان ہی کی وجہ سے اعلیٰ وارفع مقام سے نیچے گرجاتا ہے ۔

اخلاق حسنہ صرف یہی نہیں ہے کہ لوگوں سے خوش اسلوبی سے ملا جائے اور ان کی خرخیر معلوم کی جائے بلکہ مذکورہ تمام چیزوں کے علاوہ اخلاق حسنہ میں اور بہت ساری چیزیں داخل ہیں مثلا عمدہ ایمان، نیک عقیدہ، توحید اور نماز روزہ کی پابندی، اچھے ونیک اعمال، اچھے عادات واطوار، لوگوں کے معاملات میں سچائی وصفائی، چھوڑوں کے ساتھ شفقت ومحبت اور بڑوں کا ادب واحترام، والدین کی خدمت گذاری اور ان کے ساتھ حسن سلوک، پڑوسیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ اور اعزہ واقرباء دوست واحباب اور رشتے داروں کے ساتھ حسن سلوک، لوگوں کے معاملات میں عدل وانصاف، آخرت کی فکر تلاوت قرآن مجید، ارکان اسلام پر شدت سے پابندی، حقوق العباد کی ادائیگی، اور بے ایمانی وناانصافی اور کذب وافتراء پردازی سے دوری، حرام کمائی، بیوہ ویتیم کا مال کھانے سے بے حد دور رہنا وغیرہ یہ سب چیزیں اخلاق حسنہ میں داخل وشامل ہیں، وہ لوگ جو اخلاق حسنہ کے پیکر مجسم ہیں اور ہر طرح کی بدکراری و بداخلاقی سے دور رہتے ہیں وہی لوگ اللہ کے مقرب بندے ہیں، چنانچہ ان سب چیزوں کو نبی کریم ﷺ نے احادیث صحیحہ کے اندر صاف اور واضح طور پر ذکر کیا ہے ۔

اس لئے ہم تمام مسلمانوں کو خلوص وللہیت کے ساتھ مذکورہ تمام نصوص صحیحہ پر عمل کرکے اپنے اعمال ونفس کا محاسبہ کرنا چاہئے، اگر آج مسلم قوم اخلاق حسنہ کے ان صاف شفاف تعلیمات سے متصف ہو جائے اور اسلامی اصول وضوابط کو اپنی زندگی کے لیل ونہار میں شامل کرلے تو ان شاءاللہ العزیز مسلم معاشرہ برائیوں سے پاک صاف ہو جائے گا ۔

اللہ رب العالمین سے دعا ہے کہ مولائے کریم ہمیں اخلاص حسنہ کے اوصاف سے متصف فرما اور دنیاوی خرافات وبدخلق لوگوں سے دور رہنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین ۔